نقد و نظر

ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرحوم

اسلامی تعلیم کے ضروری عناصر

پاکستان کے نظام تعلیم میں عربی، انگریزی اور فلسفۂ خودی (جس میں قرآن اور حدیث بھی شامل ہیں) کو لازمی مضامین کا درجہ ملنا چاہیئے۔ عربی کو اس لئے کہ وہ قرآن اور حدیث کی زبان ہے۔ فلسفۂ خودی کو اسلئے کہ وہ قرآن اور حدیث کی ایک ایسی تفسیر ہے جو ارتقائے علم کے موجودہ دَور کے مطابق ہے اور انگریزی کو اس لئے کہ وہ قریباً قریباً دنیا کی مشترکہ زبان (LINGUA FRANCA) کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کے بغیر نہ ہم علم کی ترقیوں سے ہمدوش ہو سکتے ہیں نہ دوسروں کی بات سمجھ سکتے ہیں اور نہ دوسروں کو اپنی بات سمجھا سکتے ہیں۔ حالانکہ ہمارا منصب اقوام عالم کی امامت کا منصب ہے۔ جو یہ چاہتا ہے کہ ہم دوسروں کو اپنی بات سمجھائیں اور ان کی بات سمجھیں۔ فلسفۂ خودی کی مکمل واقفیت کے لئے ایک ایسی ذہنی تربیت کی بھی ضرورت ہے جو سائنس اور فلسفہ کے مطالعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا سائنس بھی کچھ اس سبب سے اور کچھ اس لئے کہ وہ ہماری اقتصادی اور فوجی ضروریات کی تکمیل کا سامان بہم پہنچاتی ہے۔ ہمارے نصاب تعلیم میں ایک خاص اہمیت رکھے گی۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے زمانہ میں علماء دین وہی لوگ شمار ہوں گے جو قرآن و حدیث کی واقفیت کے علاوہ فلسفۂ خودی کی پوری پوری واقفیت رکھتے ہوں گے اور نیز دین کے سمجھنے کے لئے ایک خاص روحانی استعداد کا ثبوت بہم پہنچائیں گے۔ اس زمانہ میں ایسے علماء کثرت سے پیدا ہوں گے۔

تاہم جس طرح سے اسلام کے پہلے دَور میں یہ ضروری نہیں تھا کہ ہر شخص قرآن اور حدیث کا بڑا عالم بن جائے۔ اب بھی یہ ضروری نہیں ہوگا کہ ہماری قوم کا ہر فرد فلسفۂ خودی کا ماہر بن جائے۔ ہر قوم کے ذہین ترین لوگ دوسروں کی راہنمائی کیا کرتے ہیں اور یہ کافی ہے کہ ہماری قوم کے تعلیم یافتہ طبقہ کے ذہین ترین افراد فلسفۂ خودی کے ماہر ہوں اور ایسے لوگوں کی تعداد رفتہ رفتہ بڑھتی رہیگی۔ مارکسزم (MARXISM) دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اگرچہ وہ لوگ جو فلسفۂ اشتراکیت سے پوری طرح واقف ہیں زیادہ سے زیادہ ہزاروں کی تعداد میں ہونگے۔ ان لوگوں کا اثر بالواسطہ عوام پر پڑتا ہے اور انقلاب پیدا کرتا ہے۔ اشتراکیت کے انقلاب کا باعث روٹی کا نعرہ نہیں بلکہ اس کا باعث یہ ہے کہ دنیا کے ذہین ترین لوگ علمی نقطۂ نظر سے فلسفۂ اشتراکیت کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں۔ روٹی کا نعرہ اور اس کا اثر اسی قلبِ ذہنیت کی پیداوار ہے۔ (پاکستان کا مستقبل)